21062 ـ عورت کا جج بننا جائز نہیں

سوال

کیا شریعت اسلامیہ میں عورت جج کا منصب سنبھال سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شیخ ابن جبیرین حفظہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ:

کیا عورت کے لیے جج اور قاضی بننا جائز ہے؟

تو شیخ حفظہ اللہ تعالی نے جواب دیا:

عورت کے لیے ایسے وظائف اور عام کام سنبھالنا جائز نہیں جس میں اسے عموما مردوں سے بات چیت کرنے کی ضرورت پیش آتی ہو، اور ان سے اختلاط ہوتا ہو، اور باہر نکلنے میں تکرار ہوتا ہو، اور اجنبی مردوں سے باز پرس اور سوالات کرنے پڑیں، اور مستقل طور پر انہیں جواب دینا ہو، کیونکہ یہ عورت کی رعونت، اور اس کی جرات کی دلیل ہے.

اور یہ ایسی چیز ہے جو اس کی حیاء کو گرانے، اور قلت عفت و حشمت اور شرم میں کمی، اور آواز بلند کرنے کا باعث بنتی ہیں، اور یہ اس کی حیاء اور عورت پن کے منافی ہے.

اور اسی طرح عورت امامت و خطابت، کا منصب بھی نہیں سنبھال سکتی، اور نہ ہی وکالت جیسا پیشہ اختیار کر سکتی ہے جس میں عدالتوں اور سرکاری محکموں کا بار بار چکر لگانا پڑتا ہے جہاں مردوں کی بھرمار ہوتی ہے.

اور یہ تو مردانگی اختیار کرنے کے مترداف ہے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عورتوں میں سے مردانگی اختیار کرنے یعنی مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے.

لیکن وہ کام جن کی عورتیں محتاج ہیں، اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثلا لڑکیوں کو تعلیم دینا، اور عورتوں کا علاج معالجہ اورطب کا شعبہ اختیار کرنا، اور عورتوں کی جتنی بھی بیماریاں ہیں ان کا علاج کرنا، اور اسی طرح ان اداروں اور دفاتر میں کام کرنا جہاں صرف عورتیں ہی آتی جاتی ہیں، تا کہ عورتوں کو مردوں سے بات چیت کرنے پر مجبور نہ ہونا پڑے، جو بے پردگی اور بے حیائی کے انتشار اور عام ہونے کا سبب نہ بنے، اور اس کے علاوہ دوسرے اسباب

جو فحاشی اور برائی کا باعث بنتے ہیں.

واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں: الؤلؤ المکین من فتاوی الشیخ ابن جبرین (304).

مزید دلائل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (20677) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .